نقل جواب الجواب از طرف خاکسار

کرمفرمائے من - اڈیٹر اخبار نور الانوار

بعد سلام مسنون - کیون صاحب انصاف ہی کہنا آپنے مجھے اسکا مرشد وامر قرار نہین دیا ؟ اپنے اخبار کا کالم تین صفحہ ۲ سطر ۵ کا اتبہ لفظ تو پڑہئے پہر فالجواب الجواب والعذر العذر کہنا کیونکر صحیح ہے - ہمنے تو آپکی کلام سے آپکو الزام دیا آپنے کلام غیر مجہول الاسم سی کیون ہمپر الزام قائم کیا - اور ہم سے اصل حال نہ پوچہا - خیر آپ جانتے ہم بحث نہیں کرتے - آپ اسلام کے مسلمانون کے خیر خواہ ہون مکہ مکرمہ کی تعظیم کرنیوالے نہین یہہ بات اگر ہماری توہین وبدنامی ہین منحصر ہے تو آپکو اختیار ہے مین پہر نصیحۃً کہتا ہون کہ آپ وہ جواب بعینہ چہاپ دین - ہان اگر وہ آپکے نزدیک اس اعتراض کا محل ہے تو اس کے ساتہہ وہ اعتراض بہی درج اخبار کرین ناظرین خود انصاف کر لینگے -

مین پہر کہتا ہون آپ اصلاح کو کام مین لا دین مسلمانون مین تفرقہ نہ پڑہا دین پہلے کئی ہوئے کو ہی نہا لین -

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری

از لودہانہ یکم فروری ۱۸۸۴ء

سوال - یہہ دعوی تو تمہارا درست ہی اور وہ تمثیل بہی (جو تمنے پیش کی ہی) خوب پہبتی ہے جسمین ان اخبارون یا انکے اور ہمعصرون کا کوئی عذر وجواب ممکن نہین ہی مگر یہہ تحقیق واحتیاط اخبار کے اڈیٹرون سے کیونکر ہو سکتی ہے - اگر وہ ہر ایک چیز کی صداقت ڈہونڈہنے لگین اور اسکی تحقیقات کرتے پہرین تو ہفتہ وار اخبار کیونکر نکالین اور کہا مین کہان سے ؟ پس بجائے نصیحت تحقیق واحتیاط یہی کیون نہین کہدیتے کہ اخبار نویسی چہوڑ دین اور پریس بند کر دین -

جواب - اڈیٹری اور اخبار نویسی اگر روٹی کمانیکو ملئے ہی (خواہ جہوٹ کی اشاعت سے ہو) تو اس اڈیٹری

سے نوکری اٹہانا بہتر ہے - اور اگر اس سے ملک یا قوم کو نفع رسانی مدنظر ہے تو مفید ملک وقوم آرٹیکل لکہنا اڈیٹر کا بڑا ہماری فرض ہے اور اگر نئی نئی خبرین ہی سے لوگون کا دل خوش کرنا مدنظر ہے تو سچی خبرین (جنکی صداقت انکی ناقلین معروف الصدق کی شہادت سے ثابت ہی) کیا کچہہ کم ہین کہ انکو چہوڑ کر اکاذیب و روایات مجاہیل کیطرف رجوع کرنا پڑے اور اگر یہہ دعوی ہو کہ سچی خبرین یہان کم ہین - یا راوی و مخبر و کارسپانڈنٹ معروف الصدق کہین نہین ملتی تو ہمکو مجبور ہو کر کہنا پڑے گا کہ مسلمان اس پیشہ (اڈیٹری و اخبار نویسی کو یک لخت ترک کر دین یہہ نہ ہو سکے تو مین یہہ کہہ نہین سکتا کہ اس صورت مین مسلمان نہ کہلائین یہہ ضرور کہون گا کہ پہر اڈیٹر ہو کر مولوی کہلانا تو چہوڑ دین - اس مقدس لقب کو تو یہہ نہ لگا دین - جب لوگ ان اخبارون کو (جنکی عدم صداقت انکو پڑہتی ہی ظاہر ہو جاتی ہے) پڑہین گے اور کہین ان کے اول و آخر ان کے اڈیٹر کے نام کے ساتھ لفظ مولوی صاحب کا ضمیمہ لگا ہوا دیکہہ لین گے تو ضرور کہین گے کہ مولوی ایسے ہی ہوا کرتے ہین - اس نظر سے گذارش ہوا ہی کہ وہ اس خطاب کو بٹہ نہ لگا دین -

ایک اور بہی نصیحت

ان حضرات (اڈیٹرز) سے جو صرف نام کے مولوی ہین (جیسے ہمارے مہربان دوست اڈیٹر مشیر قیصر) وہ مسایل دین مین دخل نہ دیا کرین - اس دخل در معقولات کے لئے بہت سا علم بکار ہی - معمولی اڈیٹری کی لیاقت اس دینی منصب کے لئے کافی و وافی نہین - ہمارے دوست انصاف سی ہماری مضمون مسٹر بلنٹ اور اسلام مین مسئلہ خلافت ہی کو دیکہین یا اس سے پہلی مضمون مجدد کو مطالعہ مین لا دین پہر انصاف سی فرما دین کہ ان حضرات کا حوصلہ ہی کہ ان مسایل مین قلم اٹہا دین - لہذا انکو مسایل کے بحث سی سکوت ہی مناسب ہی اور اس رباعی پر عمل واجب - رباعی - آنانکہ بچشم پر گل تحقیق واکنند ؛ ازہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند

معجبی کہ نیست غموشی علاج نیست پر ہرزہ ہست تکیہ بچون و چرا کنند -

ایک اور بھی

جن حضرات کو اکثر نقلنویسی کی عادت ہے اور اپنی اخبار کی کالم نقل مضامین غیرہ سے پورا کرنیکی حاجت رہی ہی وہ یہہ حاجت صرف خبرون کی نقل سے پورا کیا کرین -

اُن مضامین کی نقل سی جنمین اہل اخبار وغیرہ ہمعصرون کی باہم بحث ہو رہی ہو قلم کو روکین جبتک کہ وہ بحث اختتام کو نہ پہنچی اور اگر وہ احد الفریقین کی تقریر قبل از جواب فریق ثانی نقل کرین تو اسکا جواب بہی جو فریق ثانی دے معرض نقل مین لاوین - یہہ بات اونکی فرض منصبی اور انصاف سی بعید ہے کہ ایک فریق کی تقریر کو نقل کرین اور دوسری فریق کی نقل تقریر سے چشم پوشی اور دریغ روا رکہین جیسا کہ ہمارے مہربان ایڈیٹر اخبار مظہر العجایب مدراس وغیرہ سے اکثر عمل مین آیا ہی آپنے متعدد مضامین مشیر قیصر کو جنمین ہماری اونکی بحث ہو رہی ہی اپنے اخبار مین نقل کر دیا ہے اور ہمارے جوابات کو نقل نہین فرمایا

ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر تو اس وصف مین اپنا نظیر نہین رکہتے ایک فریق کی تقریر کو بپاس اوسکے خریدار اخبار ہونے کے درج اخبار کرتے ہین - دوسرے فریق کی تقریر جو اوسکے جواب مین ہو اجرت (چہپائی) لیکر بہی نہین چہاپتے آپ نے ہمارے خط مندرج نمبر ۷ جلد ۲ اشاعۃ السنۃ متضمن انکار تو ہین امام ابو حنیفہ کے مقابلہ مین مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری کی تقریر اپنے اخبار نمبر ۵ جلد ۷ مین شایع کی جب ہمنے اسکا جواب جو صرف چار ورق مین تہا چہاپنے کے لئے آپ کی خدمت مین بہیجا تو اوسکے چہاپنے سے آپ نے اخبار نمبر ۲ جلد ۸ مین ان الفاظ سے انکار کیا - وہ (خاکسار کو مراد رکہتے ہین) "اس اخبار کو معاف رکہین اپنے رسالہ مین جو چاہین لکہا کرین - ہان علیحدہ ضمیمہ ہم نکال سکتے ہین اگر اسکا صرف نقد داخل مطبع کرین چونکہ مولوی وکیل احمد صاحب کا ارادہ ہے کہ اچہی طرح تعاقب کیا جاوے اسواسطے علیحدہ ضمیمہ ہر ایک صاحب کا نہایت مناسب ہوگا" اسکے جواب مین ہمنے ایک رجسٹر ڈکارڈ جسکی رسید ہمارے پاس

ابتک موجود ہے - اسس مضمون کا روانہ کیا کہ آپ ہمارے جواب کو ضمیمہ اخبار مین شایع کرین اور اوراسکے صرف اجرت کا بل بناکر ارسال فرمادین تو روپیہ فوراً روانہ ہوگا - اس پہ بہی آپ نے ہماری اس **جواب** کو اپنے اخبار یا اوسکے ضمیمہ مین **شایع** نہ کیا اور نہ ہمکو اس **کارڈ** کا آجتک **جواب** دیا ہے **باوجودیکہ** اسکے بعد فریق مقابل (مولوی وکیل احمد صاحب) کی ایک طولانی تقریر کو (جو ہمارے مضمون ترقی معکوس کے مقابلہ مین ہے) آپنے اخبار کے متعدد پرچون (نمبر ۱۳ سے ۱۷ تک) مین شایع کیا ہے) -

اور یہہ امر جیسا کہ اُنکی فرضی منصبی اور انصاف کے مخالف ہے ناظرین و معاصرین پر مخفی نہین ہے۔

ایک اور بہی

باہمی بہیڑ چہاڑ مین گورنمنٹ انگلشیہ کو جسکے ظل حمایت مین امن و آزادی کے ساتہہ اخبار شایع کر رہے ہین شامل نہ کر لیا کرین اور گورنمنٹ کی نسبت کوئی ایسا امر جو لوگون کو خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ سے انحراف کی ہدایت کرے یا گورنمنٹ پہ سو ظنی کا موجب ہو تحریر مین نہ لایا کرین - جیسا کہ **ایڈیٹر مشیر قیصر** لکہنو - اور **ایڈیٹر دار السلطنة کلکتہ** سے عمل مین آیا ہے اور اُسکی تشریح و تمثیل مضمون مکہ مکرمہ مین حفظ و امن اہلحدیث کی تجویز کا پورا ہونا مین عنقریب آنی والی ہے - یہہ امر نہ صرف مذہب کے مخالف اور گناہ ہے بلکہ پولٹیکل اصول و اغراض سلطنت کی بہی مخالف ہے - ہمارے عنایت فرما اگر اپنی اور اپنے اخبارون کی خیر چاہتے ہین تو ایسے مضامین سے بہی قلم کو روکین آیندہ اختیار ہے - وما علینا الا البلاغ

گالیون کی بوچہاڑ اور اس پر ہزار روپیہ کا اشتہار

ع - چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد

ہماری پیارے دوست مگر (نامہربان) ایڈیٹر اخبار **مشیر قیصر** جب ہماری براہین ساطعہ عقلیہ اور دلائل قاطعہ نقلیہ (جو ہمارے مضامین مجددؒ - ترقی معکوس - مسلمانون کی افسوسناک حالت - جواب طعن توہین امام ابو حنیفہؒ سوالات علما مبئی اسی گریز کرنے کا جواب - اہلحدیث پر مکہ مکرمہ مین مواخذہ وغیرہ وغیرہ - مین ایک دریا کی طرح موج مار رہی

پامیق کی مانند چمکار دکھا رہی ہین) کے جوابات سے ایسے عاجز آئی کہ کم سے کم ایک دلیل و برہان کی جواب پر بھی قادر نہ ہو سکے تو بشہادت بیت سعدیؒ ؎ چو حجت نماند جفاجوے را - بہ پرخاش بر ہم نہد روی را بجای اور **سب و شتم** و طعن و استہزا سے متشبث و متمسک ہو گئے اور کئی پرچون مین اپنے اخبار کے نہایت سخت و کرخت و ناسنرا و نازیبا الفاظ ہماری نسبت قلم مین لائے - اس اثنا مین ہمنے آپ کو کئی دفعہ اس سخت کلامی سے روکا اور بجواب آپ کے طعن و استہزا کے یہہ شعر پیش کیا ؎ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی - جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا - اور کبھی **کسی کریہ لفظ** سے آپ کا **خطاب نہ کیا** بلکہ صاف لکھدیا کہ ہم ایڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پس بحکم ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھہ وہ کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے - اور یہہ بھی جتا دیا کہ اگر آپ سخت کلامی ترک نہ کرین گے تو لوگ آپ کو اس بیت شیخ سعدیؒ کا (جو اوپر منقول ہوا) مصداق ٹھہرائینگے - مگر چونکہ آپ کے پاس بجز سب و شتم و طعن و استہزا کوئی مادہ و سامان مقابلہ نہ تھا اور بفحوای ؎ آنانکہ حشیم برگل تحقیق واکنند - (تا آخر رباعی جو صفحہ (۵۰) مین منقول ہوئی - سکوت اختیار کرنے کو آپ نے اپنے مناسب حال نہ سمجھا اسلئے آپ نے اس میدان سب و شتم کو اور فراخ کیا اور بہت سا میگزین (بارود گولہ) سب و شتم کا تیار کرکے از انجملہ ایک **ڈزن** (درجن) کا فیر (اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین) کر دیا تسپر بھی ہمنے کسی فیر (دشنام) کا جواب نہین دیا (نمبر ۱۱ جلد ۶ - اشاعۃ السنۃ مین) صرف **اتنا جتا دیا** کہ آپنے ہمکو ایک ڈزن دشنام سے ممتاز فرمایا ہے اسکے **جواب** مین آپنے نمبر ۱۰ جلد ۸ مشیر قیصر مین ہمکو دروغ گو ٹھہرایا اور صاف فرمایا ما آشنا واللہ دروغ گویم بر روئی تو - اور اس جھوٹ کو جو کچھہ ٹھکانا ہے ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر لاہوری صاحب ایک دشنام بھی ہمارے پرچہ مین نکالدین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتے ہین" - اور طرفہ یہہ کہ اسی پرچہ مین اور اسی مضمون مین جسمین آپنے یہہ فقرات لطیفہ فرمائے ہین **ایک ڈزن** سے بڑھکر اور گالیون کی بچھاڑ کی اور مصرعہ - چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد - کی تعمیل کر دکھائی ہے - جسپر ہمکو امید پڑتی ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہمکو اس مضمون مین گالیون کی نشان دہی پر بھی ملیگا - اس **امید اور طمع** سے اور کچھہ آپ کی دہان بندی کی نظر سے آپکی تحریرات مین ان دو ڈزن گالیون کی نشان دہی کرتے ہین - مگر یہہ **طمع ذاتی غرض** کے لئے نہین ہے - اس مین بھی قومی ہمدردی مد نظر ہے - اس دو ہزار روپیہ سے ایک ہزار روپیہ

(جبکہ آپ ہمکو وعدہ دے چکے ہین) تو ہم علیگڈہ کالج کی ملک کرتے ہین اور ایک ہزار روپیہ جسکی ہم قیاساً طمع کئے بیٹھے ہین مدرسہ عربی دیوبند کی نذر کرچکے ہین - ان لوگون کو ہماری طرف سے اختیار حاصل ہے (اگر اخبار مشیر قیصر سے گالیون کا ثبوت نکل آوے) کہ عدالت مین نالش کرکے ان سے روپیہ وصول کرین -

فہرست الفاظ سب و شتم مندرجہ نمبر ۲ جلد ۸ مشیر قیصر مطبوعہ ۸ - جنوری سنہ ۱۸۸۴ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۵	ریچ گفتگو	۷	۳	۱	۱۶	گمراہ
۲	〃	〃	۱۶	خلاف دیانت	۸	〃	۲	۳	اسیوقت (۱) کفر (۲) کا ہونا
۳	〃	۲	۱۰	ہٹ دھرمی	۹	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	۲۵	آپ کو انصاف و ایمانداری کو دیکھو ادہر سے بے انصافی و بے ایمانی مراد ہے	۱۰	〃	۳	۲۷	جاہل
					۱۱	۴	۱	۱۲	بیہودہ سری
					۱۲	〃	۲	۲۵	شرارت
					۱۳	〃	〃	۳۱	شر
۵	۳	۱	۱۵	فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا -	۱۴	〃	حاشیہ	۲	کفر (۱) و ہابیت (۲)
۶	〃	〃	۱۲	لا مذہبی	۱۵	〃	〃	〃	

فہرست الفاظ شتم مندرجہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مشیر قیصر مطبوعہ ۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۸۴ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۷	لامذہبی	۹	۳	۲	۴	مفسد ہونا
۲	〃	۳	۹	نفسانیت (۱) و ہٹ دھرمی (۲)	۱۰	〃	〃	۲۱	خرافات
۳	〃	〃	۱۲	ایضاً	۱۱	〃	۳	۲۱	جھوٹ
۴	〃	〃	۱۱		۱۲	〃	〃	۲۵	ہفوات
۶	۳	۱	۵	شامت اعمال	۱۳	〃	〃	۳۰	لعنۃ اللہ علی الکاذبین
۷	〃	〃	۲	کفر پہیلانے					
۸	〃	〃	۱۴	روسیاہی					

+ یہہ بعینہ لفظ آپکے ہین جو آپ کی اخبار مین موجود ہین جنکا شک و اشتباہ ہو وہ اس اخبار کا نمبر ۲ و ۱۲ ملاحظہ کرے

نوٹ - جب آپنے نمبر ۲ جلد ۸ مین دل کہولکر یہہ دشنام سنا چکے تو آپکو فکر انجام ہوا اور اپنی اخبار کی مہذب و با انصاف خریداروں کی آشفتگی خاطر کا ڈر لگا جسپر آپنے ذکر اعتراض کی چہپا چہوڑا اور یہہ اعتذار فرمایا ہے کہ اس تہذیب اشاعۃ السنۃ سے دشنام سے بھرا ہوا ہے اسواسطے ہمنے کہا جو کہا ہے جو صاحب ہمکو الزام دین وہ اشاعۃ السنۃ منگاکر دیکہین ہماری طرف سے جو چیز چہاپی ہین ہیبقت نہ دیکہیگا - تماکسا بلتمس ہے کہ آپ اتنا کر کے ہمکو اور دعوی کئے یکہ ہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ و ۱۱ یا ہر چیز اور کسی اور پرچہ سے الفاظ سب و شتم نکالکر اسی طرح اونکی فہرست دین اور اسپر کافی انعام پاوین - اور اگر ان الفاظ سے کسی ایک لفظ کا ہم وزن بہی نکال دین تو آپ انعام پانیکے مستحق ہو سکتے ہین اگر یہہ نہو سکے تو اس انعام سے باز آوین اور اپنے دل مین خود ہی انصاف فرماوین -

خاکسار سے منگا کر دیکھ لیں - اب رہا یہہ **فیصلہ کہ یہہ الفاظ** کل یا بعض ان سے خصوصاً پہلے پندرہ نمبر سے کوئی لفظ **دشنام**
ہے یا نہیں سو اسکی **دو صورتیں** ہیں **پہلی** یہہ کہ ہم اسباب میں آپکی رائے کو حکم و منصف قرار دیتے ہیں **اگر آپ**
ان میں یا پہلے پندرہ نمبروں سے کسی ایک لفظ (جیسے کفر بکا - یا گمراہ - یا شرارت - یا کفر پہانکنے یا جاہل یا لعنت اللہ) کا اظہار
بہی دشنام ہونا مانتے ہیں تو فیصلہ ہوا ہوا ہے اور آپ پر ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ دینا واجب ہوگیا - اور آنریبل سید احمد خان
بہادر یا مولوی محمد یعقوب صاحب کو لینے کا حق پیدا ہوا - **اور اگر آپ ان الفاظ** سے ایک لفظ کو بہی **دشنام**
نہیں جانتے تو ہمکو اپنے حق میں ان الفاظ (بے حیا - ہٹ دہرم - بے دیانت - کفر بکنے والا - جاہل - شریر - کافر - لامذہب
وہابی - کفر پہانکنے والا - روسیاہ - مفسد - خرف - جہوٹا - ملعون وغیرہ) کے استعمال کرنیکی اجازت دیں **تب ہم**
مان لینگے کہ آپ ان الفاظ کو دشنام نہیں جانتے - اور پہر خود بہی آپ کے حق میں یہہ الفاظ بلکہ بحکم فلہ عشر امثالہا
اس سے دہ چند استعمال کرینگے - **بالفعل ہم کچہہ نہیں کہہ سکتے - اور اپنی وضع اور عادت کو چہوڑ نہیں سکتے**
اور اگر آپ ان الفاظ کو اپنے حق میں دشنام قرار دیں - اور دوں کی نسبت اونکے استعمال کو دشنام نہ سمجہیں تو بتایئے
یہہ کون سا انصاف ہے - اسکا فیصلہ بہی ہم آپ ہی کے سپرد کرتے ہیں -

دوسری صورت فیصلہ - جو آپ پر ہزار روپیہ کا دعوی کرنے والوں کے لائق عمل ہے یہہ ہے کہ
بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ اپنا مستند سمجہیں عدالت میں ان الفاظ کی تحقیقات ہوجاوے پس اگر
ازروے تحقیقات عدالت یہہ الفاظ دشنام قرار پائیں تو آپ ہزار یا دو ہزار روپیہ ادا کریں ورنہ ہم اور ہمارے مختار
اپنے دعوی سے دست بردار ہوجاوینگے - یہہ **تو آپکے اشتہار** کا جواب ہے - **اب ایک دو** برادرانہ
دوستانہ **نصیحتیں** بہی کروں گر قبول افتد زہے عز و شرف - (۱) اگر آپ پہلی صورت فیصلہ میں شق ثانی
(ان الفاظ کا دشنام نہونا) اختیار کرنا چاہیں تو پہلے اپنا اخبار* گہر بار نمبر ۱۰ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ اپریل کو ایک دفعہ ملاحظہ فرماکر
یہہ سوچ لیں کہ جن الفاظ اخبار سیر ہند کو آپنے گالیاں قرار دیا ہے اور اونکے سبب اسکے ایڈیٹر کو تہذیب و شرافت سے علیحدہ کیا ہے
وہ الفاظ آپکے الفاظ مندرجہ فہرست سے کچہہ بڑہ کر ہیں؟ کیونکر بصورت مساوات بلکہ کمی الفاظ مندرجہ اس اخبار کے دیکہا ان الفاظ
کو گالیاں قرار دیا اور اپنے الفاظ کو جو ان الفاظ سے بڑہ کر نکلیں گالیاں نہ کہنا آپ خیال کرسکتے کیسا امر ہے اور لوگ اسپر آپکو
کیا کہینگے ہم کچہہ نہیں کہتے - (۲) آیندہ کے لئے اول تو آپکو یہہ مناسب ہے کہ آپ ہمسے مطلق قیل و قال و بحث و جدال چہوڑ دیں
آپ جیسے فن (ایڈیٹری اخبار) کے اہل ہیں اسمیں مصروف رہیں - مسائل دین میں دخل دینا ہرگز ہرگز آپکا کام نہیں اور
خاص کر مسائل مندرجہ **اشاعۃ السنۃ** کا مقابلہ تو بڑے بڑے فضلا وقت سے نہیں ہوسکا - آپ اسکی جلد اول دوم و سوم کو

* اس اخبار کی اصل عبارت اس مضمون کے خاتمہ پر نقل ہوگی

ملاحظہ فرمادین تو آپ کو اس دعوی کی تصدیق ہو۔ اور اگر آپ اپنے اخبار کی رونق اور اپنے گروہ مین اسکی قبولیت اسمین منحصر سمجہتے ہین کہ ہمارے مقابلہ مین کچھہ نہ کچھہ (اگو سنم سے کتاب کے دلائل ہی واسکو مس وتکاؤ نہو) بولتے رہین تو آپ اپنی زبان کو بدگوئی دشنام دہی سے روکین اور یہہ سوچین کہ کیا گالیان دینا آپکے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ دہلی و لکہنو کی سی بامحاورہ اور نک بندی نہین تو کیا بیمحاورہ اور بیتک ہی پنجاب مین کوئی نہین سناسکتا اور **تیتلی بر تیتلی تیری سر پہ کہولو جیسے** کیون سے کام نہین چل سکتا۔

ہم اپنی وضع اور عادت قدیم کی پابندی سے کچہہ نہ **بولینگے تو کیا ہمارا کوئی دوست** دہلی یا لکہنو والا یا کوئی پنجابی ہی بہولا بہالا آپکی خبر نہ لیگا اور آپ کو ساکت نہ کردیگا جیسا **کہ آپ پہلے بہت لوگون سے ساکت ہوچکے ہین** ٭ بہتر ہے کہ آپ اس موعظت نبویہ کی کہ مومن کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے۔ پابند ہوجاوین

من کان یؤمن باللہ و الیوم آخر فلیقل خیراً او لیصمت (مشکوۃ)

ہماری بحث و خطاب سے ساکت رہین یا بولین تو کچہہ اچھا بولین۔ اور اگر آپ نے پہر دیسا ہی ایک دو دفعہ دشنام کا ذکر کیا تو پہہ آیندہ مین آپ دیکھینگے آپ کو انکا اچھا بدلہ کیسا ملتا ہے۔ اور سچ ہے کلوخ انداز را پاداش سنگست پر کیا اول تا آخر۔ بدلہ لینے والے تیار اور قلم تہدید بہ انگشت مین اور صرف اجازت کے منتظر ہین۔ اب ہم ہی کی اخبار نمبر ۱۲ جلد ۲ منطبوعہ ۱۵ اپریل سنہ سے آپ کی اس کلام ہدایت نظام کو جو اپنے اخبار مشیر ہند کے جواب مین فرمایا ہے نقل کرتے ہین شاید آپ اس کلام کے لحاظ سے ہمارے ان نصیحتون پر عمل کرین۔ آپ نے اس پرچہ مین بیت۔ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی۔ جواب تلخ میزیبد لب لعل شکر خارا۔ پیش کرکے بہت نقل کرکے فرماتے ہین جو انشاپرداز اپنے زور قلم اور زور تقریر سے بکمال بلاغت لسانی و خوش بیانی حریف کو ساکت کردے تو البتہ ایک نامور کی بات ہے ایسا شخص جس قدر ناز کرے زیبا ہے لیکن جو لوگ محض گالیان دیکر اور پہکڑ لڑکر یا تہمتین لگاکر خصم کو خاموش کرنا چاہین تو یہہ کوئی خوبی کی بات نہین ہے۔ اکثر مہذب اول تو یون ہی ایسے لوگون سے نہین بولتے اگر کوئی خواہ مخواہ اونکے پیچھے پڑے تو نہایت متانت اور سیقہ تہذیب کے ساتھہ لکہدیا جاتا ہے کسی کو برا کہنا یا گالیان دینا شریفون کا کام نہین مگر آجکل کے بعض شریف زادے اسی عیب کو ہنر سمجہتے ہین کہ جسطرح ہو مقابل کو ساکت کیا جائے۔ چاہئے مہذب طور پر ہو۔ یا نامہذب طور پر۔ سختی کے ساتھہ ہو یا نرمی کے ساتھہ نکالا ہمکو بعض صاحبون کی حق پسندی کا خوب امتحان ہوا کہ بلا وجہ اپنی ناموری کے واسطے لوگون کو گالیان دیتے ہین اگر اسپر کوئی سچا دوست انکو عام طور پر بہی نصیحت کرتا ہے تو اوسکو بہی صلواتین سناتا ہے شعر۔ فرمائی ترپ جبر ہزار یا عمدا تہمارا ایسا الزام۔ لیکن تمام لکہنے والون کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی انکو درشت الفاظ سے یاد کرے تو ان کو بہی اوسکو ویسا ہی جواب دینا لازم ہوتا ہے جبکہ ایک شخص حد تہذیب سے نہین گزرا تو کیا وجہ کہ اوسکے ساتھہ نا ملایم الفاظ

٭ دیکھو اپنا اخبار ۲ ستمبر سنہ ۔ واحد ۱۵ اپریل سنہ ۔ اور نیز روز گار ۵ نومبر سنہ ۹۳ء